© rasailojaraid.com

دار الافتاء

مولانا مفتی حافظ ثناء اللہ خاں مدنی
شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

کیا نبی کریم ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے؟
نبی ﷺ کی طرف سے حج وعمرہ بدل کرنا ؟

اُمت ِمحمدیہؐ میں شرک پر نبویؐ پیشین گوئی؟

❁ **سوال:** ہمارے علاقے میں ایک تنظیم کی طرف سے ایک حدیث کی وال چاکنگ کروائی گئی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا ڈر نہیں۔ جب کہ ایک دوسرے حدیث میں ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عورتیں ذوالخلصۃ نامی بت کے گرد طواف نہ کرنے لگیں۔ کیا یہ دونوں احادیث صحیح ہیں؟ اگر صحیح ہیں تو ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟ (آپ کا شاگرد: عبدالستار، گوجرانوالہ)

جواب: ایسی کوئی حدیث نہیں کہ ''مجھے اپنی اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی ڈر نہیں۔'' البتہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں صحیح مسلم وغیرہ میں یہ بشارت موجود ہے:

«واللہ ما أخاف علیکم أن تشرکوا بعدي ولکن أخاف علیکم أن تتنافسوا فیھا» (رقم:۲۲۹۶)

''اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا تو ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے خوف اس بات کا ہے کہ کہیں تم دنیا کے بن کر نہ رہ جاؤ۔''

اور ذوالخلصۃ والی حدیث صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ قربِ قیامت جاہلی دور لوٹ آئے گا۔ لہٰذا یہاں روایات کا کوئی تعارض نہیں۔ جو کچھ صحیح روایات میں بیان ہوا وہ برحق ہے۔

قبر میں آگ سے پکی اینٹ استعمال کرنا

❁ **سوال:** کیا آگ میں پکی چیز مثلاً سیمنٹ کی سلیں وغیرہ کو قبر میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

www.KitaboSunnat.com

© rasaileojaraid.com

جواب: جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اس کو قبر میں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ حدیث ہے کہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے مرض الموت میں فرمایا: الحدوا لي لحدا وانصبوا على اللبن نصبًا كما صنع برسول الله ﷺ (صحیح مسلم:۳۴/۷)

''میری قبر بغلی بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ کی قبر پر کچی اینٹیں لگائی گئی تھیں۔''

شارح صحیح مسلم امام نوویؒ فرماتے ہیں: وقد نقلوا أن عدد لبناته ﷺ تسع

''اہل علم نے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ کی (قبر مبارک میں) کچی اینٹوں کی تعداد نو تھی۔''

اللبن کی تعریف اہل علم نے یوں بیان کی ہے: المضروب من الطين مربعا للبناء قبل الطبخ فإذا طبخ فهو الأجر (اتحاف الكرام:ص۱۶۰) ''مربع شکل میں پکنے سے پہلے عمارتی اینٹ کا نام ہے اور جب پک جائے تو وہ الأجر سے موسوم ہے۔''

مختصر الخرقي میں ہے: ولا يدخل القبر أجرا ولا خشبا ولا شيئا مسَّته النار (مع المغني وبشرح الكبير:۳۸۴/۲)

''قبر میں پکی اینٹ، لکڑی اور کوئی بھی ایسی چیز جو آگ سے تیار ہوئی ہو استعمال نہ کی جائے۔''

فقیہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ کچی اینٹ اور کانے کا استعمال مستحب ہے۔ اور امام احمدؒ نے لکڑی کو مکروہ کہا ہے۔ ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ سلف صالحین کچی اینٹ کو مستحب کہتے اور لکڑی کے استعمال کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر کو بند کرنے کے لئے اصل کچی اینٹ ہے۔ اور عوام الناس میں آج جو سلیں لگانے کا رواج ہے، یہ نادرست ہے جس سے احتراز کرنا چاہئے۔

نبی ﷺ کی طرف سے حج وعمرہ بدل کرنا

❁ **سوال:** کچھ لوگ عمرہ و حج کرنے کے لئے جاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپؐ کی طرف سے حج وعمرہ ادا کرتے ہیں۔ کیا شریعت نے اس کی اجازت دی ہے؟ آپؐ کے قول وفعل سے کوئی ایسی بات صادر ہوئی یا پھر صحابہؓ، تابعینؒ کا عمل ایسا ہوا؟

دوسری بات یہ ہے کہ جیسے حج بدل ادا کیا جاتا ہے، ایسے عمرہ بدل بھی ادا ہوسکتا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا کتاب وسنت کی نصوص اور سلف صالحین

© rasailojaraid.com

کے عمل سے ثابت نہیں، اگر اس کا کوئی وجود ہوتا تو صحابہ کرامؓ زیادہ حقدار تھے۔

حج بدل کی طرح عمرہ کے بدل کا بھی جواز ہے اور دونوں کا حکم یکساں ہے۔

شرعی ثالثی کے ایک جزوی فیصلہ کی حیثیت؟

❁ **سوال:** پارٹی نمبر ایک نے پارٹی نمبر۲ کے مکان پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ تنازعہ کے حل کے لئے دونوں شرعی عدالت میں پیش ہوئے۔ پارٹی نمبر۲ اپنا مکان بازاری نرخ پر بیچنے کے لئے تیار ہے اور پارٹی نمبر۱ نے بازاری نرخ پر خریدنے کی خواہش ظاہر کی،لیکن شرعی عدالت نے مارکیٹ ریٹ کا پتہ کئے بغیر بہت کم قیمت پر دینے کا فیصلہ فرما دیا۔کیا پارٹی نمبر۲ شرعی عدالت کے اس فیصلہ کے ماننے کی پابند ہے؟ (ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا، لاہور)

جواب: صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ فریقین نزاعِ ہذا میں شرعی فیصلہ پر رضا مندی کا اظہار کر چکے ہیں جو مستحسن بات ہے۔شرعی عدالت نے جو فیصلہ دیا ہے۔اس کے واجبات میں سے یہ تھا کہ بازاری ریٹ کا دقتِ نظر سے جائزہ لے کر فیصلہ صادر کرتی جبکہ ایسا نہ ہوسکا۔ چنانچہ عدالت کو چاہئے کہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔حدیثِ نبویؐ ہے:

«المسلمون علی شروطهم» صحیح (الارواء:۵/۱۴۲)

''شروط کی پابندی کرنا مسلمانوں پر لازم ہے۔''

ایسے ہی مقاطع الحقوق عند الشروط یعنی حقوق کا فیصلہ شرطوں پر ہے، سے بھی رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ (باب الشروط فی النکاح) واللہ ولي التوفیق !

کاغذ پر تین مرتبہ طلاق

❁ **سوال:** میرے ایک دوست نے اپنی بیوی کو آج سے تقریباً ایک سال چار ماہ قبل سعودی عرب سے ایک دفعہ کاغذ پر تین بار طلاق لکھ کر بھیج دی۔اس کے بعد نہ تحریری اور نہ زبانی کوئی طلاق نہ دی، وہ دوست سعودی عرب سے پاکستان آ گیا ہے۔اس کی پانچ بچیاں ہیں اور وہ دوبارہ رجوع کرنا چاہتا ہے۔شریعت کا کیا حکم ہے؟ (عبدالرشید، اسلام آباد)

جواب: بالا صورت میں راجح مسلک کے مطابق طلاقِ رجعی واقع ہوئی تھی اور عدت گزرنے کی بنا پر سلسلۂ ازدواج منقطع ہو چکا ہے، ہاں البتہ دوبارہ نکاح کی گنجائش ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojarai.com

قرآن میں ہے: ﴿فَلاَ تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرۃ:۲۳۲)

''تم ان کو اپنی (سابقہ) بیویوں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔''

کیونکہ علیحدگی طلاقِ رجعی کی صورت میں ہوئی ہے، اس لئے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

کیا نبی کریم ﷺ لکھنا نہیں جانتے تھے؟

❁ **سوال:** جو خطوط نبی کریم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو لکھے، کیا وہ آپ نے اپنے دست مبارک سے لکھے تھے؟ یا کسی کاتب سے لکھوائے تھے کیونکہ آپ تو اُمی تھے۔ روم کے بادشاہ ہرقل کے نام خط کی ایک فوٹو سٹیٹ ارسالِ خدمت ہے، ہمارے علاقے میں بعض لوگ اسے متبرک سمجھ کر تقسیم کررہے ہیں۔ اصل صورتِ حال کیا ہے؟

جواب: نبی ﷺ واقعی اُمی تھے، لکھنا نہیں جانتے تھے اور جن روایات میں لکھنے کی نسبت آپ ؐ کی طرف کی گئی ہے وہ محض حکم دینے والے کی حیثیت سے ہے۔ حافظ ابن حجرؒ مسئلہ ہذا پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: وأطلق كَتَبَ بمعنى أَمَرَ بالكتابة وهو كثير كقوله كتب إلى قيصر وكتب إلى كسرٰى والحقّ أن معنى قوله فكتب أي أمر عليًّا أن يكتب (فتح الباری:۷/۵۰۴)

''لکھنے کا حکم دینے کی بنا پر آپ ﷺ کی طرف کتابت کی نسبت کی گئی ہے اور حکم صادر فرمانے پر یہ اطلاق بہت عام ہے جس طرح کہ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے قیصر کی طرف چٹھی لکھی اور کسریٰ کی طرف چٹھی لکھی۔ حق بات یہ ہے کہ آپ ؐ کے قول فکتب کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو لکھنے کا حکم دیا۔''

پھر حضرت مسورؓ کی حدیث میں یہ تصریح بھی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر حضرت علیؓ کاتب تھے۔ مزید برآں بلاشبہ آپ ﷺ کے جملہ خطوط و رسائل مبارک ہیں، بالخصوص اس حیثیت سے بھی کہ ان میں موجود تعلیمات پر عمل کیا جائے اور جہاں تک تعلق ہے، ان کو چومنے اور چاٹنے کا سو یہ سلف صالحین کے عمل سے ثابت نہیں۔